بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

مطالعۂ پاکستان

10

Web version of PCTB
Not for Sale

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	5	تاریخِ پاکستان-II (1971ء تا حال)	1-23
-2	6	پاکستان اور عالمی اُمور	24-49
-3	7	پاکستان کی معاشی ترقّی	50-82
-4	8	آبادی، معاشرہ اور پاکستان کی ثقافت	83-107
-5		فرہنگ اور کتابیات	108-110

مُصنّفین : • محمد حسین چودھری • الحاج پروفیسر محمد رشید • پروفیسر انجم جیمز پال

نگرانِ طباعت : • محمد شہزاد ہاشمی

ڈائریکٹر مُسوّدات : محمد سلیم ساگر

ریویو کمیٹی :
-1 نعیم احمد، ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، نظریۂ پاکستان ٹرسٹ، لاہور۔
-2 نادیہ خوشی، اسسٹنٹ پروفیسر، ایف سی کالج یونیورسٹی، لاہور۔
-3 قمر عباس، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور۔
-4 منیر احمد بھٹی، لیکچرر، گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور۔
-5 پرشانت سنگھ، اسسٹنٹ کنٹرولر، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور۔

ڈپٹی ڈائریکٹر (آرٹ اینڈ ڈیزائن): غلام محی الدین   السٹریٹر: آیت اللہ   کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ : محمد اعظم

تجرباتی ایڈیشن

طباعت	تاریخِ اشاعت	تعداد اشاعت
اوّل		

باب 5

تاریخِ پاکستان-II(1971ء تا حال)

HISTORY OF PAKISTAN-II (1971 TILL TODATE)

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

1- مختلف اَدوار میں پاکستان کی صنعتی، زرعی، تعلیمی، طبّی، معاشی، معاشرتی، آئینی اور انتظامی اِصلاحات اور ترقی کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کر سکیں:-

(i) ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت

(ii) جنرل محمد ضیاء الحق کا دورِ حکومت

(iii) بے نظیر بھٹو کا دورِ حکومت (اوّل، دوم)

(iv) محمد نواز شریف کا دورِ حکومت (اوّل، دوم اور سوم)

(v) جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت

(vi) سیّد یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت

2- انتخابات 2018ء اور نئی حکومت کی تشکیل پر بحث کر سکیں۔

3- 1973ء کے دستور کے اہم پہلوؤں کی نشان دہی کر سکیں۔

4- پاکستان بحیثیت ایٹمی قوت پر بحث کر سکیں۔

(i) ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت 77-1971ء

(Zulfiqar Ali Bhutto's Era 1971-1977)

ذوالفقار علی بھٹو

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا، اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کا آغاز ہوا۔ انھوں نے اقتدار سنبھالتے ہی پاکستان کی تعمیرِ نو کا آغاز کیا۔ پاکستانی قوم میں نا اُمیدی اور مایوسی پھیلی ہوئی تھی، ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو حوصلہ دیا اور ملک کی بہتری کے لیے فوری طور پر انقلابی اقدامات اٹھائے۔

21 اپریل 1972ء کو ملک سے مارشل لا کا خاتمہ کر دیا گیا۔ عبوری آئین (1972ء) کے تحت ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت سنبھال لی اور ملکی مسائل کی طرف توجہ دی۔ آئین کی ضرورت اور اہمیت محسوس کرتے ہوئے تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دیتے ہوئے پچیس (25) اراکین پر مشتمل دستور ساز کمیٹی بنا دی گئی۔

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

صنعتی اِصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالات کار کو بہتر بنانا اور بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا تھا۔ ملکی معیشت کی تعمیر نو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقّی کے لیے مزدوروں کو صنعتوں کی انتظامیہ میں مناسب اور مؤثر نمائندگی دی گئی۔ صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصّہ بڑھایا گیا۔ ملازمین کے لیے بونس (Bonus) کی ادائیگی لازم قرار پائی۔ مزدوروں کے لیے صحّت کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔ مزدوروں کے زخمی ہونے، وفات پانے یا کسی حادثے کی صورت میں اُن کو ملنے والے معاوضے میں اضافہ کیا گیا۔ گروپ انشورنس اور سوشل سیکیورٹی کا نظام نافذ کیا گیا۔

ذوالفقار علی بھٹو نے مختلف اداروں کو قومی تحویل (Nationalisation) میں لینے کی حکمت عملی اپنائی۔ اہم صنعتی اداروں، بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ ملک کی تمام اہم صنعتوں، بینکوں اور انشورنس کمپنیوں کو بھی قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ اس حکمت عملی کا مقصد ملک کے مالیاتی معاملات پر کنٹرول حاصل کر کے اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانا تھا۔ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان (State Life Insurance Corporation of Pakistan) کا ادارہ قائم کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دولت مشترکہ (Commonwealth) ان ممالک کی تنظیم ہے جن پر تاج برطانیہ (United Kingdom) کی حکومت رہی۔ یہ تنظیم 1926ء میں قائم ہوئی۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک اس کے رکن ہیں۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے یکم مارچ 1972ء کو زرعی اِصلاحات کا اعلان کیا۔ ان اِصلاحات کا مقصد زرعی نظام کو بہتر بنا کر زراعت سے وابستہ افراد کے معاشی حالات کو بہتر بنانا، زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور ملکی معیشت کی تعمیر نو تھا۔ زرعی اراضی کی ملکیتی حد کم کر کے 150 ایکڑ نہری، جب کہ 300 ایکڑ بارانی مقرر کر دی گئی۔ زرعی اِصلاحات سے زمین کی ملکیت کی حد درست کی گئی۔ اس مقررہ حد سے زیادہ اراضی ریاست کی ملکیت قرار پائی۔ زمین سے مزارعین کی بے دخلی کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ جاگیرداروں اور زمین داروں سے حاصل کردہ زمین بے زمین کاشت کاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر دی گئی۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں تعلیمی اصلاحات کا اعلان کیا۔ نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا، جس سے ان اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہیں، سرکاری تعلیمی اداروں کے ملازمین کے برابر ہوگئیں۔ طلبہ کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے اُن کو بسوں اور ریل گاڑیوں کے کرایوں میں خصوصی رعایت دی گئی۔ اس سے تعلیمی اداروں میں طلبہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ طلبہ کے وظائف میں اضافہ کیا گیا۔ کئی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ 1974ء میں اسلام آباد میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (پرانا نام پیپلز اوپن یونیورسٹی) قائم کی گئی، جس سے طلبہ کو بذریعہ خط کتابت تعلیم کے حصول کے مواقع ملے۔ تعلیم بالغاں کے مراکز بھی قائم کیے گئے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے اقدامات کیے گئے۔ سکولوں اور کالجوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے تربیتی ادارے کھولے گئے۔

Web version of PCTB Not for sale

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

بنیادی مراکزِ صحّت کا قیام اور غریبوں کے لیے علاج کی مفت سہولت، تعلیم اور علاج کے لیے بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔
ملک میں نئے میڈیکل کالجز قائم کیے گئے۔

معاشی اصلاحات (Economic Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کی معاشی تعمیرِ نو کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے، جن میں صنعتوں اور بینکوں کو قومی تحویل میں لینا اور مزدوروں کے لیے اِصلاحات شامل تھیں۔ ان تمام اِصلاحات کا مرکز پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور تھا، جس میں مقبولِ عام نعرہ ''روٹی، کپڑا اور مکان'' کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمتِ عملی کی سمت سوشلزم (Socialism) تھی۔ اُن کے واضح الفاظ تھے کہ ''اسلام ہمارا دین ہے۔ سوشلزم ہماری معیشت ہے''۔ ملک بھر میں سڑکوں کا جال بچھایا گیا۔ نجی ٹرانسپورٹ کے مقابلے میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کو فروغ دیا گیا۔ ریل کے سفر کو آرام دہ بنایا گیا۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

معاشرے میں امیر اور غریب کا فرق کم کرنے اور عوام کا معیارِ زندگی بہتر بنانے کے لیے پُرخلوص اور نتیجہ خیز اقدامات اٹھائے۔ ملک میں بے چینی کی کیفیت کو ختم کرنے کے لیے اپنی تقریروں کے ذریعے سے عوام کو ہمت اور حوصلہ دیا۔ بے گھر افراد کو گھر فراہم کرنے کے لیے پانچ (5) مرلہ سکیم کا آغاز کیا۔ حکومت نے لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں بھیجا۔ معاشرتی لحاظ سے پاکستان میں خواتین کے تحفظ کے لیے اقدامات اُٹھائے گئے۔ عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت دیہاتی علاقوں کی ترقی کے لیے کئی عملی اقدام اٹھائے گئے۔ سیکڑوں دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے اور واحد سویلین چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر (Civilian Chief Martial-law Administrator) تھے۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پاکستان کا متفقہ آئین 1973ء نافذ کیا گیا۔ اس دور کی آئینی ترامیم درج ذیل ہیں:

پہلی ترمیم 1974ء

پہلی ترمیم میں چاروں صوبوں کی حدود کے تعیّن کے علاوہ فاٹا (FATA) کو پاکستان کا حصّہ قرار دیا گیا۔

دوسری ترمیم 1974ء

دوسری آئینی ترمیم میں کہا گیا کہ نبوت کا جھوٹا دعوے دار یا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں۔

تیسری ترمیم 1975ء

تیسری آئینی ترمیم میں ہر وہ شخص جو پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچائے، ملک دشمن قرار دیا گیا۔

چوتھی ترمیم 1975ء

چوتھی آئینی ترمیم کے ذریعے سے اقلیتوں کے لیے قومی اسمبلی میں چھ نشستوں کا اضافہ کیا گیا۔

پانچویں ترمیم 1976ء

پانچویں آئینی ترمیم میں کہا گیا ہے کہ رکن قومی اسمبلی یا عام انتخابات میں حصّہ لینے والا بہ یک وقت صوبے کا گورنر نہیں ہو سکتا۔

چھٹی ترمیم 1976ء

چھٹی آئینی ترمیم میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کی مدتِ ملازمت اور ریٹائرمنٹ کی عمر کا تعیّن کیا گیا۔

ساتویں ترمیم 1977ء

ساتویں آئینی ترمیم کے ذریعے سے وزیرِ اعظم کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مُلکی حالات کے پیشِ نظر کسی معاملے میں ریفرنڈم کے لیے صدر کو مشورہ دے سکتا ہے۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو نے دوسرے ممالک کے سربراہوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور پاکستان کو عظیم اقوام کی صَف میں جائز مقام دلانے کے لیے 1972ء میں افغانستان، چین اور روس وغیرہ کے دورے کیے۔ بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا، جس کے نتیجے میں 1971ء کی جنگ کے قیدیوں کی وطن واپسی ممکن ہوئی۔ بھٹو حکومت نے سول سروس آف پاکستان کے ڈھانچے اور پولیس کے نظام میں اِصلاحات کیں۔ 1974ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا نہ صرف انعقاد کیا بلکہ مسلم اُمّہ کے اتحاد کے لیے گراں قدر خدمات بھی سرانجام دیں۔ 5 فروری کو یومِ کشمیر کے طور پر منانے کا فیصلہ بھٹو کے عظیم کارناموں میں سے ایک ہے۔ پاکستانی عوام کو شناخت دینے کے لیے قومی شناختی کارڈ بنانے کا آغاز کیا گیا۔

(ii) جنرل محمد ضیاء الحق کا دورِ حکومت۔ 88-1977ء

(General Muhammad Zia-ul-Haq Era 1977-88)

جنرل محمد ضیاء الحق

ذوالفقار علی بھٹو نے قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان کیا اور مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لیے حزبِ اختلاف کی نو جماعتوں نے متحد ہو کر ”پاکستان قومی اتحاد (PNA)“ تشکیل دیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی، مگر پاکستان قومی اتحاد نے پاکستان پیپلز پارٹی پر دھاندلی کا الزام لگا کر احتجاجی تحریک شروع کر دی۔

ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان قومی اتحاد کے درمیان مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات شروع ہوئے، ابھی یہ مذاکرات جاری ہی تھے کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لا

Web version of PCTB Not for Sale

نافذ کر دیا۔تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ذوالفقار علی بھٹو کو گرفتار کر لیا گیا۔اس طرح سیاسی منظر نامہ یکسر تبدیل ہو گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کو نواب محمد احمد خاں قتل کیس میں سزائے موت دے دی گئی۔

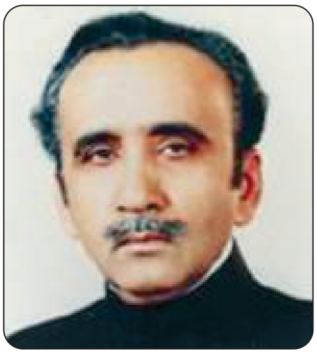

محمد خاں جونیجو

جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لا کے ذریعے سے اقتدار حاصل کر کے قوم سے اپنے خطاب میں ملک میں 90 روز کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا،مگر مختلف وجوہات کی بنا پر انتخابات ملتوی کیے جاتے رہے۔آخر کار 1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں (Non Party Basis) پر انتخابات کرائے گئے اور صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے محمد خاں جونیجو (Muhammad Khan Junejo) کو وزیرِ اعظم نامزد کیا گیا۔محمد خاں جونیجو اگرچہ غیر جماعتی اسمبلی کے رکن تھے مگر تقریباً دو ماہ کے اندر اندر انھوں نے اپنے حامیوں کی مدد سے مسلم لیگ کے نام سے سیاسی جماعت قائم کر کے ملک میں جماعتی سیاسی نظام بحال کر دیا۔

1985ء میں آئین پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم کی گئی۔اس ترمیم کی رُو سے صدرِ پاکستان کو کوئی اضافی اختیارات اور آئینی طاقت حاصل ہو گئی۔یہ اختیارات آئین پاکستان کے آرٹیکل 58 میں شامل ہوئے جس کے تحت صدرِ پاکستان کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ پاکستان کی قومی اسمبلی کو تحلیل کر سکتا تھا،جب کہ سینٹ کو تحلیل کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا۔آئین پاکستان کے آرٹیکل 58-2B کی رو سے صدرِ پاکستان،وزیرِ اعظم اور اس کی کابینہ کو بھی فارغ کر سکتا تھا۔

محمد خاں جونیجو،چوں کہ جمہوری مزاج کے آدمی تھے،اس لیے جنرل ضیاء الحق کے ساتھ اُن کی بہت زیادہ ہم آہنگی نہ ہو سکی۔دونوں کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے،جس کی بنا پر جنرل محمد ضیاء الحق نے 29 مئی 1988ء کو آئین پاکستان کے آرٹیکل 58-2B کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے محمد خاں جونیجو کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اصلاحات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیاں ترک کر دیں اور بہت سی صنعتیں اُن کے مالکان کو واپس کر دیں۔ان میں کاٹن فیکٹریاں،چاول اور آٹے کی ملیں وغیرہ نمایاں تھیں۔سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔بڑی صنعتیں زیادہ تر پرائیویٹ شعبے میں لگائی گئیں۔ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

زراعت کے شعبے کو ترقّی دی گئی۔زرعی پیداوار پر عُشر نافذ کر دیا گیا،جس کی شرح بارانی علاقوں میں 10 فی صد،جب کہ نہری علاقوں میں 5 فی صد تھی۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

اسلامیات اور مطالعۂ پاکستان کے مضامین کو گریجوایشن تک لازمی قرار دیا گیا۔خواتین کے لیے الگ یونیورسٹی کے قیام کے لیے اقدامات کیے گئے۔اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کی گئی۔اخبارات،ریڈیو اور ٹیلی وژن پر اسلامی شعائر کی ترویج کا کام کیا گیا۔غلطیوں سے پاک قرآنِ پاک کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔ملک میں خواندگی کی شرح میں اضافے کے لیے تعلیمی ترقّی

Web version of PCTB Not for Sale

اور تعلیمِ بالغاں کے پروگرام شروع کیے گئے۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

ملک میں صحّت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے پروگرام شروع کیا گیا، جس میں دیہی علاقوں میں بنیادی صحّت کے مراکز کے علاوہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ذریعے سے طبّی سہولیات کی فراہمی کا آغاز کیا گیا۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

1980ء سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔ یکم رمضان المبارک کو بینک کے مسلمان کھاتے داروں کے اکاؤنٹ سے اڑھائی فی صد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔ سود سے پاک بینکاری کا نظام قائم کیا گیا۔ تمام بینکوں میں نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولے گئے۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

1977ء سے 1988ء کے دوران میں جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ قراردادِ مقاصد جو کہ قبل ازیں 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں دیباچہ شامل تھی، اُسے باقاعدہ طور پر دستور کا حصّہ بنادیا گیا۔ ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں۔ غیر اسلامی قوانین کو تیزی سے اسلامی قوانین سے بدلنے کا عمل شروع کیا گیا۔ شراب نوشی اور چوری جیسے دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں۔ منشیات کے خاتمہ کے لیے صدارتی احکامات جاری کیے گئے۔ ملک میں نماز کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ الغرض ملک میں اسلامی ماحول کے قیام کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

جنرل ضیاء الحق کے دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم ہوئیں:۔

آٹھویں ترمیم 1985ء

آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت آئندہ سے صدرِ مملکت کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل انتخابی ادارہ (Electoral College) کرے گا۔ ترمیم کے بعد صدرِ مملکت کو غیر معمولی اختیارات حاصل ہو گئے اور وزیرِ اعظم کی حیثیت ثانوی ہو گئی۔ سینیٹ (Senate) کے اراکین کی مدت چھے سال مقرر کی گئی۔

نویں ترمیم 1985ء

آئین کے آرٹیکل 2 میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے کہ اسلامی احکامات، جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہوں، اعلیٰ ترین قانون اور راہنمائی کا منبع ہوں گے۔

دسویں ترمیم 1987ء

دسویں آئینی ترمیم کی رُو سے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے لیے ورکنگ کے کم از کم 130 دن مقرر کیے گئے۔

Web version of PCTB Not for Sale

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

1979ء میں روسی افواج افغانستان میں داخل ہوگئیں۔ جنرل محمد ضیاءالحق نے بڑے اعتماد اور حوصلے کے ساتھ دوٹوک پالیسی اپنائی اور روسی افواج کی مداخلت کے خلاف ڈٹ گئے۔ افغانستان کے عوام روس کے حملے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور مزاحمت شروع کردی۔ حکومتِ پاکستان کی اخلاقی مدد کے سبب افغان مجاہدین کے حوصلے بلند ہوگئے۔ مجاہدین نے ہر محاذ پر روسی افواج کو عبرت ناک شکست دی۔ 1986ء تک روس بالکل مایوس ہوگیا۔ جب اُسے اپنی شکست صاف نظر آنے لگی تو وہ مذاکرات کی میز پر آ گیا۔ چُناں چہ جنگ بندی کے لیے اپریل 1988ء میں امریکا اور روس کے درمیان جنیوا (سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت) میں ایک معاہدہ طے پایا، پاکستان بھی اس معاہدے کا حصّہ تھا۔ روس نے اپنی شکست تسلیم کرلی اور اُس نے وعدے کے مطابق 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلالیں۔

افغانستان کے خراب حالات کی وجہ سے لاکھوں افغان مہاجرین ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کے سیکڑوں کیمپ قائم کیے گئے۔ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے۔ کامیاب افغان پالیسی کی وجہ سے پاکستان کو عالمی سطح پر بہت پذیرائی ملی۔ جمہوری ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔ پاک افغان سفارتی تعلقات میں بھی نمایاں بہتری آئی۔ افغانستان پر روسی تسلط اور مظالم کی مذمت کرنے پر پاکستان کو دنیا بھر میں خصوصی مقام حاصل ہوا۔ افغان مسئلے پر جنرل محمد ضیاءالحق کی خدمات کو عالمی سطح پر سراہا گیا۔ انھوں نے اسلامی سربراہی کانفرنس اور مسلم اُمّہ کے اتحاد سے متعلق سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی۔ اسلامی کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت سے اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب بھی کیا۔

(iii) بےنظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت 90-1988ء
(Benazir Bhutto's First Term 1988-90)

محترمہ بےنظیر بھٹو

جنرل محمد ضیاءالحق اپنے ساتھیوں کے ہم راہ بہاول پور سے واپسی پر فضائی حادثے میں 17-اگست 1988ء کو جاں بحق ہوگئے۔ اس طرح جنرل ضیاءالحق کے 11 سالہ دورِ اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ سینیٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان نے فوری طور پر صدرِ مملکت کا عہدہ سنبھالا اور ملک میں قیادت کے بحران کو حل کیا۔ صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے 1988ء میں جماعتی بنیادوں پر انتخابات منعقد کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی سمیت کثیر تعداد میں سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں حصّہ لیا۔ انتخابات میں محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیادت میں پاکستان پیپلز پارٹی کو مرکز، صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس طرح مرکز اور دو صوبوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو نے اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم کی حیثیت سے 2 دسمبر 1988ء کو حلف اٹھایا۔ پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد نے حکومت بنائی۔ محترمہ بےنظیر بھٹو کی حکومت کے قیام کو حقیقی معنوں میں عوامی حکومت کی بحالی قرار دیا گیا۔ اس دور کی اہم اِصلاحات کی تفصیل کچھ یوں ہے:-

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

محترمہ بےنظیر بھٹو کے دور میں ملک میں بہت سی نئی صنعتیں لگائی گئیں۔ آٹوموبائل اور ٹیکسٹائل کی صنعت نے ترقّی کی۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

زراعت کے شعبے کو ترقّی دی گئی۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے بیج، کھاد اور زرعی ادویات خریدنے کے لیے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

تعلیمی اداروں میں مختلف سہولیات فراہم کی گئیں اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

شہروں اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے بہت سے پروگرام شروع کیے گئے۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پلیسمنٹ بیورو (Placement Bureau) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے، ملک کی ترقّی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس پروگرام'' شروع کیا۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کے پہلے دور میں گیارھویں ترمیم 1989ء میں پیش ہوئی۔ یہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کے حوالے سے تھی۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں 1972ء میں پاکستان نے دولتِ مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ 1989ء میں بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن بنا۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کی پالیسی پر عمل کیا۔ بھارتی وزیرِ اعظم راجیو گاندھی نے پاکستان میں منعقد ہونے والی چوتھی سارک سربراہی کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر حکومتِ وقت نے بھارت سمیت تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں دسمبر 1988ء میں صدارتی انتخاب کا انعقاد ہوا، جس میں غلام اسحاق خان صدرِ پاکستان منتخب ہوئے۔

حکومت کا خاتمہ

یہ حکومت 20 ماہ سے زیادہ نہ چل سکی۔ صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو حکومت پر بہت سے الزامات عائد کرتے ہوئے آئین کی دفعہ 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت 1993-96ء

(Benazir Bhutto's Second Term 1993-96)

1993 کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی۔ پیپلز پارٹی نے دیگر اتحادیوں کے ساتھ مل کر مرکز، سندھ، پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخوا) میں حکومت بنائی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت اِس مرتبہ زیادہ پُراعتماد اور مستحکم تھی۔ انھوں

Web version of PCTB Not for Sale

نے متعدد اِصلاحات کے ذریعے سے ملکی ترقّی کے عمل کو آگے بڑھایا۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

ملک میں صنعتیں لگانے پر بہت سی رعایتیں دینے کا اعلان کیا گیا لیکن عوام پر بھاری ٹیکس لگا دیے گئے۔ ملک صنعتی اور معاشی بحران کا شکار رہا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

بےنظیر بھٹو کے دوسرے دورِحکومت میں کسانوں کو قرضے دینے کے لیے کسان بینک قائم کیا گیا اور عوامی ٹریکٹر سکیم کے ذریعے سے کسانوں کو ٹریکٹر فراہم کیے گئے۔ زرعی ترقیاتی بینک اور دیگر کمرشل بینکوں نے بھی زرعی قرضے جاری کیے۔ ان قرضوں سے کسان بیج، کھاد اور فصلوں پر چھڑکنے والی ادویات وغیرہ خریدنے کے قابل ہوئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

پرائمری تعلیم اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اساتذہ کے لیے مختلف مراعات کا اعلان کیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں سہولتوں کی فراہمی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

عوامی ہیلتھ سکیم کے ذریعے سے صحّت کی سہولیات گھر گھر پہنچانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ خواتین کے لیے صحّت کی پالیساں بنائی گئیں۔ ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا۔ سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت ملک میں بہت سی ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔ انسدادِ پولیو مہم محترمہ بےنظیر بھٹو کے دور میں شروع ہوئی۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

بےنظیر بھٹو کے اس دورِحکومت میں آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیا گیا، جس سے ملک میں ترقّی کی رفتار تیز ہوئی۔ بےنظیر بھٹو نے 1994ء میں ایک نئی پاور پالیسی کا اعلان کیا۔ ملک بھر میں توانائی، بجلی کی کمی اور لوڈ شیڈنگ کا بحران ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے گئے۔ لاکھوں گیس کنکشنز فراہم کیے گئے۔ پاکستان اسٹیل ملز کو منافع بخش ادارہ بنایا گیا۔ کراچی میں پورٹ قاسم کو وسعت دی گئی۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے اور ملک کی ترقّی اور سماجی بہبود کے لیے بےنظیر بھٹو کی حکومت نے پیپلز ورکس پروگرام شروع کیا۔ خواتین کے لیے سماجی پالیسیاں بنائیں۔ خواتین کی سہولت کے لیے وومن پولیس سٹیشن اور فرسٹ وومن بینک قائم کیے گئے۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

بےنظیر بھٹو کے دوسرے دورِحکومت میں کوئی قابلِ ذکر آئینی اِصلاحات نہ ہوسکیں۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

1993ء میں صدارتی انتخابات ہوئے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما سردار فاروق احمد خان لغاری صدرِمملکت منتخب ہوئے۔ یوں وزیرِاعظم اور صدرِمملکت دونوں کا تعلق ایک ہی سیاسی جماعت سے تھا۔ دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

Web version of PCTB Not for Sale

حکومت کا خاتمہ

اگرچہ محترمہ بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت پُر اعتماد اور بہتر تھا، مگر اس مرتبہ بھی اُن کی حکومت زیادہ عرصہ نہ چل سکی۔ اس مرتبہ پاکستان پیپلز پارٹی کے اپنے منتخب کردہ صدر سردار فاروق احمد خاں لغاری نے متعدد الزامات لگا کر آئین کے آرٹیکل 58-2B کا استعمال کرتے ہوئے 5 نومبر 1996ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی، قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں اور نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔

(iv) محمد نواز شریف کا پہلا دورِ حکومت 93-1990ء

(Muhammad Nawaz Sharif's First Term 1990-93)

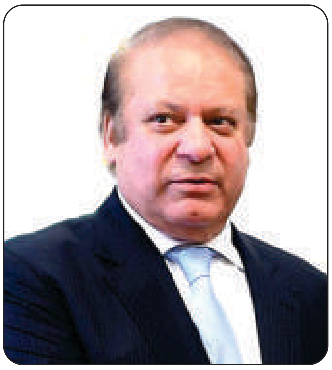

میاں محمد نواز شریف

محترمہ بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کے خاتمہ کے بعد ملک میں نگران حکومتیں قائم کر کے 1990ء میں انتخابات منعقد کرائے گئے۔ ان انتخابات میں اسلامی جمہوری اتحاد کے میاں محمد نواز شریف وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔ میاں محمد نواز شریف نے وزیرِ اعظم بننے کے بعد اپنی حکومت مستحکم کرنے اور ملک کو سیاسی و معاشی بحران سے نکالنے کے لیے متعدد اِصلاحات کیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

1990ء میں صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا، جس کے تحت نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ 1991ء میں نجکاری کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کی نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

1991ء میں حکومت نے کسانوں کے لیے زرعی پالیسی کا اعلان کیا اور کسانوں کی ترقّی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے۔ زرعی مشینری، ادویات اور دوسرے زرعی سامان کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی۔ لاکھوں ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کی گئی اور انھیں مالکانہ حقوق دیے گئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

نواز شریف حکومت نے 1992ء میں دس سالہ تعلیمی منصوبے کا اعلان کیا۔ ملک میں نئے تعلیمی ادارے کھولنے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیمی اداروں کی عمارات کو بہتر بنایا۔ لاکھوں اساتذہ کو تربیت دی گئی۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

نواز شریف نے شعبۂ صحّت پر خصوصی توجہ دی۔ سرکاری ہسپتالوں کا معیار بہتر بنایا اور بہت سا طبّی عملہ بھرتی کیا۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

نواز شریف کے اس دورِ حکومت میں بے روزگاری کے خاتمے کے لیے خود روزگار سکیم شروع کی گئی۔ اس سکیم کے تحت نوجوانوں کو پچاس ہزار روپے سے 3 لاکھ تک قرضہ فراہم کیا گیا، تاکہ وہ خود روزگار کا بندوبست کر سکیں۔ حکومت نے ملک میں تعمیرِ وطن کے نام سے ترقیاتی پروگرام شروع کیا۔ حکومت نے موٹر وے جیسے بڑے منصوبے شروع کیے جو بہت کامیاب ثابت ہوئے۔

Web version of PCTB Not for sale

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

غریب لوگوں کی مالی اعانت کے لیے میاں نواز شریف حکومت نے 1992ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے بیت المال کا محکمہ قائم کیا۔سوشل سیکیورٹی سکیم (Social Security Scheme) کو زیادہ فائدہ منداور با مقصد بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔کسی مزدور کی وفات کی صورت میں تجہیز و تکفین اور بیماری کی صورت میں مالی امدادفراہم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

1991ء میں پاکستان کے آئین میں بارھویں ترمیم کی گئی۔اس ترمیم میں عدلیہ سے متعلق خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سنگین جرائم کے مقدمات کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی گئیں۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے صوبوں کے درمیان ایک معاہدہ کرایا، جس سے پانی کی تقسیم کا تنازع ختم ہو گیا۔قومی مالیاتی ایوارڈ کے ذریعے سے صوبوں کو قابلِ تقسیم محاصل (Divisible Pool) میں سے حصّہ دیا گیا۔پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کئی مثبت تبدیلیاں لائی گئیں۔افغانستان میں قیامِ امن کے حوالے سے افغانستان کے مختلف راہنماؤں سے مذاکرات کیے گئے۔مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھارت کو باضابطہ دعوت دی گئی۔حکومتِ پاکستان نے امریکا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔

حکومت کا خاتمہ

نواز شریف حکومت کے مختلف اقدامات کے باوجود یہ حکومت زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔کراچی اور اندرونِ سندھ میں سیاسی حالات خراب ہو گئے۔وزیرِ اعظم میاں محمد نواز شریف اور صدر غلام اسحاق خان کے درمیان تعلقات بھی خوش گوار نہ رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدرِ پاکستان غلام اسحاق خان نے 18-اپریل 1993ء کو آئین کی شق 58-2B کا سہارا لے کر میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔اس طرح میاں محمد نواز شریف کی حکومت اپنے اختتام کو پہنچی۔ملک میں جاری سیاسی کش مکش کی وجہ سے صدر غلام اسحاق خان کو بھی صدرِ پاکستان کا عہدہ چھوڑ نا پڑا۔

محمد نواز شریف کا دوسرا دورِ حکومت 99-1997ء
(Muhammad Nawaz Sharif's Second Term 1997-99)

1997ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے، جس کے نتیجے میں مرکز میں میاں محمد نواز شریف وزیرِ اعظم اور پنجاب میں میاں شہباز شریف وزیرِ اعلیٰ بنے۔محمد رفیق تارڑ کو صدرِ پاکستان بنایا گیا۔اس طرح نواز شریف کو پنجاب اور مرکز میں مضبوط اور پُر اعتماد فضا میسر آئی۔میاں نواز شریف نے حزبِ اختلاف کو ساتھ ملا کر کو آئین میں تیرھویں ترمیم کی، جس کے نتیجے میں صدرِ مملکت کے خصوصی اختیارات کو محدود کر کے وزیرِ اعظم کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔اس طرح آئین سے 58-2B شق کو نکال دیا گیا، جس کے ذریعے سے کوئی بھی صدر کسی بھی اسمبلی کو کسی بھی وقت برخاست کر سکتا تھا۔اس دورِ حکومت کی اہم اِصلاحات درج ذیل ہیں:

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

میاں نواز شریف کی حکومت نے کئی صنعتی اشیا پر جنرل سیلز ٹیکس نافذ کر دیا۔ٹیکس کی وصولی کے لیے کئی افسر بھرتی کیے گئے۔ہزاروں تاجروں کے اثاثوں کی چھان بین کی گئی۔اشیا کی قیمتوں میں اضافے کا بوجھ صارفین کو برداشت کرنا پڑا۔

Web version Not for Sale PCTB

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

زراعت کی ترقّی کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے۔کسانوں کو قرضے فراہم کرنے کے علاوہ انھیں رعایتی قیمت پر کھاد اور بیج وغیرہ مہیا کیے گئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

1998ء میں حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا جس کے تحت کئی نئے تعلیمی ادارے کھولنے کا پروگرام بنایا گیا۔ہزاروں سکولوں میں سیکنڈ شفٹ کی تدریس کا اہتمام کیا گیا۔تعلیمی اداروں میں ناظرہ قرآنِ مجید اور با ترجمہ قرآنِ مجید کی تعلیم کا اعلان کیا گیا۔بی اے،بی ایس سی تک اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں دینے کے لیے کئی نئے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولی گئیں۔میڈیکل سٹاف کی جدید خطوط پر تربیت کا بندوبست کیا گیا۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

حکومت نے لوگوں کو چھوٹے مکانات کی تعمیر کے لیے قرضے فراہم کرنے کا بندوبست کیا۔لاہور اسلام آباد موٹر وے منصوبہ میاں محمد نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں شروع کیا گیا تھا،جس کی تکمیل دوسرے دورِ حکومت میں ہوئی۔1998ء میں وزیرِ اعظم میاں محمد نواز شریف نے موٹر وے کا افتتاح کیا۔حکومت نے 1998ء میں مردم شماری کرائی،جس کے تحت پاکستان کی آبادی قریباً 13 کروڑ افراد پر مشتمل تھی۔ میاں محمد نواز شریف نے اپنے دوسرے دورِ حکومت میں ''قرض اُتارو ملک سنوارو'' کے نام سے ایک مہم کا آغاز کیا اور غیر ملکی قرض اتارنے کے لیے قوم سے قرضِ حسنہ کی اپیل کی۔اس سکیم کی مد میں اربوں روپے جمع ہوئے۔

لاہور اسلام آباد موٹر وے

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

ملک بھر میں مقامی سطح پر لوگوں کی بہبود و ترقّی اور مسائل حل کرنے کے لیے 1998ء میں حکومت نے خدمت کمیٹیاں بنائیں۔ہر خدمت کمیٹی میں خواتین کی نمائندگی کے لیے ایک خاتون رکن کی نشست بھی مختص کی گئی۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

میاں محمد نواز شریف کے اس دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں:۔

تیرھویں ترمیم 1997ء

تیرھویں آئینی ترمیم کی رو سے صدرِ پاکستان کا قومی اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار ختم ہوگیا۔

Web Version of PCTB Not for Sale

چودھویں ترمیم 1997ء

چودھویں ترمیم کی رُو سے اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (فلورکراسنگ Floor Crossing) پر پابندی لگادی گئی۔ اس ترمیم میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف سات دن میں کارروائی کی جاسکتی ہے۔

پندرھویں ترمیم 1998ء

پندرھویں ترمیم کے تحت وزیر اعظم کی طرف سے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ ترمیم قومی اسمبلی سے منظور ہوئی، لیکن سینٹ میں پیش نہ ہوسکی۔

سولھویں ترمیم 1999ء

سولھویں آئینی ترمیم میں سرکاری ملازمین کی مدتِ ملازمت کو زیرِ بحث لایا گیا۔کوٹہ سسٹم کی معیاد مزید 20 سال تک بڑھا دی گئی۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

نواز شریف حکومت نے عوام کے مسائل بنیادی اور مقامی سطح پر حل کرنے کے لیے خدمت کمیٹیاں بنائیں۔ 1997ء میں بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔نواز شریف حکومت نے 28اور 30 مئی 1998ء کو بھارت کے ایٹمی دھاکوں کے جواب میں ایٹمی دھماکے کیے، اس طرح پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت بن گیا۔اس دن کی یاد میں ہر سال یومِ تکبیر 28 مئی کو منایا جاتا ہے۔1999ء میں بھارتی وزیرِاعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور آئے۔دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ایک مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط ہوئے، جسے ''اعلانِ لاہور'' کا نام دیا گیا۔حکومت نے 1999ء میں بڑھتی ہوئی لوڈ شیڈنگ کو کم کرنے کے لیے ''واپڈا'' میں فوج کے جوانوں کو تعینات کیا جس سے کافی اچھے نتائج برآمد ہوئے۔

حکومت کا خاتمہ

کارگل کے واقعے سے وزیرِ اعظم میاں محمد نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان کچھ اختلاف پیدا ہو گئے تھے۔ جنرل پرویز مشرف سرکاری دورے پر بیرونِ ملک تھے۔اُن کی عدم موجودگی میں وزیرِاعظم نواز شریف نے جنرل ضیاء الدّین کو چیف آف آرمی سٹاف بنا دیا، لیکن فوج کے اعلیٰ افسران نے اُن کو چیف آف آرمی سٹاف تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ 12 - اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور قومی وصوبائی اسمبلیاں تحلیل کردی گئیں۔

محمد نواز شریف کا تیسرا دورِ حکومت 17-2013ء
(Muhammad Nawaz Sharif's Third Term 2013-17)

2013ء کے انتخابات میں قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) نے واضح اکثریت حاصل کی۔ میاں محمد نواز شریف نے تیسری مرتبہ وزیرِ اعظم کا قلم دان سنبھالا۔اس دور کی اہم اِصلاحات مندرجہ ذیل ہیں:-

صنعتی اِصلاحات (Industrial Reforms)

میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا یہ دور پُر اعتماد طریقے سے شروع ہوا۔ملک میں نئی صنعتیں لگانے اور ان کی ترقّی کے لیے

Web version of PCTB Not for Sale

خاطرخواہ اقدامات کیے گئے۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

کسانوں کو سستی بجلی، رعایتی قیمت پر بیج اور کھاد وغیرہ مہیا کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ زراعت کی ترقّی کے لیے جدید مشینری کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے گئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

نئے تعلیمی ادارے کھولنے اور پرانے سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا پروگرام شروع کیا گیا۔ اسلامی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو ایمرجنسی میں مفت علاج اور ادویات کی سہولت فراہم کی گئی۔ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جدید سہولیات فراہم کی گئیں۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

معیشت کو بہتر بنانے اور لوڈ شیڈنگ (بجلی کی کمی) کے خاتمے کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے گئے۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

لوگوں کی سماجی بہبود و ترقّی اور مقامی سطح پر مسائل حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

میاں محمد نواز شریف کے تیسرے دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں:۔

اکیسویں ترمیم 2015ء

پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کے بعد ملٹری کورٹس (فوجی عدالتوں) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

بائیسویں ترمیم 2016ء

چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اہلیت اور دائرہ اختیار میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ بیوروکریٹس (Bureaucrats) اور ٹیکنوکریٹس (Technocrats) بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ممبر بن سکیں۔

تیئیسویں ترمیم 2017ء

2015ء میں قومی اسمبلی نے اکیسویں ترمیم میں 2 سال کے لیے ملٹری کورٹس قائم کیں۔ یہ دو سال کا دورانیہ 6 جنوری 2017ء کو ختم ہو گیا، اس ترمیم میں ملٹری کورٹس کے دورانیے کو مزید 2 سال کے لیے 6 جنوری 2019ء تک بڑھا دیا گیا۔

چوبیسویں ترمیم 2017ء

مردم شماری کے نتائج کی بنیاد پر حلقہ بندیوں کی دوبارہ تشکیل کی گئی۔

پچیسویں ترمیم 2018ء

وفاق کے زیر انتظام علاقے فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

Web version of PCTB Not for Sale

وزیرِاعظم کی تبدیلی

28 جولائی 2017ء کے عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے نتیجے میں میاں محمد نواز شریف کو وزیرِاعظم کا عہدہ چھوڑنا پڑا اور یکم اگست 2017ء کو شاہد خاقان عباسی وزیرِاعظم بنے۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

امن و امان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات اٹھائے گئے۔ 2013ء میں میاں نواز شریف امریکا کے دورے پر گئے اور امریکی صدر باراک اوباما سے ملاقات کی۔ دونوں راہنماؤں نے باہمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور دیرپا بنانے کے لیے مزید اقدامات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ 2014ء میں پشاور میں آرمی پبلک سکول پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے ''ضربِ عضب'' کے نام سے شمالی وزیرستان، باڑہ اور سوات وغیرہ میں کامیاب فوجی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔

(v) جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت 1999ء تا 2008ء
(General Pervez Musharraf's Era 1999-2008)

جنرل پرویز مشرف

12-اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر کے پاکستان کے چیف ایگزیکٹو بن گئے اور 20 جون 2001ء کو صدرِ پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔ ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا اور نئی انتظامیہ تشکیل پائی۔ جنرل پرویز مشرف نے سپریم کورٹ سے تین برس کے لیے حکومت کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ انھوں نے ملک میں جلد انتخابات کرانے کا وعدہ بھی کیا۔ جنرل پرویز مشرف کی اہم اِصلاحات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:-

صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms)

جنرل پرویز مشرف نے ملک کو معاشی ترقّی کی راہ پر گامزن کرنے اور ملک میں صنعتی ترقّی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے جن میں صنعتوں کی بحالی اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے علاوہ سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کرنا بھی شامل ہیں۔ مشرف دورِ حکومت میں ملک میں کئی نئی صنعتیں بھی قائم کی گئیں جن میں موٹر گاڑیوں کی صنعت، موٹر سائیکل کی صنعت، چینی کی صنعت، کیمیکل کی صنعت، بنیادی ضروریات کا سامان بنانے کی صنعتیں، بجلی کا سامان (Electronics) بنانے کی صنعت، سیمنٹ کی صنعت اور فولاد سازی کی صنعت قابلِ ذکر ہیں۔ ان صنعتوں کے قیام سے پاکستانی معیشت میں بہتری آئی۔ بجلی کی مسلسل فراہمی کے لیے تھرمل پلانٹس کو گیس اور کوئلے کے پلانٹس میں تبدیل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ اس دوران میں جی۔ ڈی۔ پی (G.D.P) میں صنعتوں کا حصّہ 13 فی صد کے لگ بھگ رہا۔ جنرل پرویز مشرف نے نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کے لیے نجکاری کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے بڑی صنعتیں نجکاری کے ذریعے سے نجی شعبے کے حوالے کرنے کے عمل کو فعال بنایا۔ اس طرح تعلیمی ادارے، پی ٹی سی ایل اور مالیاتی اداروں کی نجکاری عمل میں لائی گئی۔ ان کوششوں کا مقصد ملکی معاشی ترقّی کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

زراعت کی ترقّی کے لیے زراعت میں جدّت لائی گئی۔ کسانوں کو خصوصی مراعات دی گئیں۔ کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے کھالوں کو پختہ کیا گیا۔

Web version of PCTB Not for Sale

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے تحت تعلیمی نصاب کو تبدیل کر دیا گیا۔ پہلی مرتبہ دینی مدارس کے طلبہ کو کمپیوٹر، سائنس اور دوسرے سائنسی مضامین پڑھانے کا آغاز کیا گیا۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

شعبۂ صحّت کو جدید خطوط پر اُستوار کیا گیا۔ لوگوں کو علاج معالجے کی بہتر سہولتیں دینے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔ مریضوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے خصوصی ایمبولینس سروس (ریسکیو 1122) شروع کی گئی۔

معاشی اصلاحات (Economic Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں تمام تر حکمتِ عملی معاشی ترقّی کی سمت رہی۔ جنرل پرویز مشرف نے جب اقتدار سنبھالا، اُس وقت پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے عالمی ردِ عمل کی وجہ سے معیشت پر منفی اثرات مرتّب ہو رہے تھے۔ 11 ستمبر 2001ء کو امریکا کے شہر نیو یارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے، بھارت کی طرف سے ملنے والی دھمکیوں اور افغانستان میں خانہ جنگی کے باوجود پاکستان کی اقتصادی صورتِ حال بہتر رہی۔ امریکا میں دہشت گردی کے واقعات کے باعث پاکستان اہمیت اختیار کر گیا۔ مغربی ممالک کی امداد کے باعث پاکستان کی معیشت کو سہارا ملا اور معاشی ترقّی کی رفتار تقریباً سات (7) فی صد رہی۔ مجموعی طور پر اس دور کو معاشی لحاظ سے مستحکم دور کہا جا سکتا ہے۔

معاشرتی اصلاحات (Social Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے دور میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی جیسی اصطلاحات کا بہت چرچا رہا۔ اُس نے پاکستان میں آزادانہ پالیسی اختیار کی۔ یہ وہ دور تھا جب ایک جانب افغانستان میں سوویت یونین کے بعد امریکا کی مداخلت نے حالات خراب کیے تو دوسری طرف ملک میں انتہا پسندی اور شدت پسندی کا زور تھا۔ ملک میں بہت سے نجی ٹیلی وژن چینلز متعارف کرائے گئے، کئی اخبارات اور نئے رسائل کا اجرا کیا گیا۔ ایئر فورس میں پہلی بار فلائنگ فائٹر کی حیثیت سے خواتین کو شامل کیا گیا۔ آرمی میں میڈیکل کور کے علاوہ پہلی بار بحیثیت کیڈٹ اور انجینئر خواتین کی بھرتی کی گئی۔ خواتین کو بطور ''ٹریفک وارڈن'' بھرتی کیا گیا۔ ایک خاتون ڈاکٹر شمشاد اختر کو گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان بنایا گیا۔ مشرف دورِ حکومت میں خواتین کے لیے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں مخصوص کی گئیں۔ خود کفالت اور روزگار سکیم کے تحت خواتین کو بینکوں سے آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان کے آئین میں سترھویں ترمیم 2003ء میں کی گئی، جس کے تحت صدرِ پاکستان کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا اختیار واپس مل گیا۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

جنرل پرویز مشرف نے 14-اگست 2001ء سے مقامی حکومتوں کا نظام (Local Government System) نافذ کیا۔ یہ نظام مقامی حکومتوں کے قیام اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کیا گیا۔ اس نظام کے تین بنیادی

Web version of PCTB Not for Sale

مقاصد تھے:۔

1- وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی 2- مقامی معاملات، مقامی سطح پر حل کرنا 3- اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

اس نظام کی بنیادی اکائی یونین کونسل (Union Council) کو قرار دیا گیا۔ یونین کونسل کا سربراہ ناظم ہوتا تھا۔ تحصیل یا ٹاؤن کونسل (Tehsil / Town Council) کا رُتبہ یونین کونسل سے بلند تر تھا۔ تحصیل یا ٹاؤن کی یونین کونسلوں کے تمام نائب ناظمین اس کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔ ضلع کی سطح پر ضلع کونسل (District Council) کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ ضلع کی تمام یونین کونسلوں کے ناظمین ضلع کونسل کے رکن ہوتے تھے۔ ضلع کونسل کا سربراہ ناظم ہوتا تھا۔

عام انتخابات 2002ء (General Elections 2002)

جنرل پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کے تین برس مکمل ہونے پر 2002ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد کروائے۔ صدارتی حکم کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات میں قومی اسمبلی کے 342-ارکان کا انتخاب عمل میں لایا گیا (272 عام ووٹروں کے ذریعے سے 60 خواتین اور 10 اقلیتی نشستیں بذریعہ کوٹہ مختص کی گئیں) انتخاب میں حصّہ لینے کی بنیادی اہلیت کم از کم بی اے (Graduation) مقرر کی گئی۔ اس کے علاوہ عام نشستوں پر انتخاب میں حصّہ لینے کے لیے مسلمان ہونے کی شرط بھی ختم کر دی گئی۔

ان انتخابات میں مسلم لیگ (قائداعظمؒ) نے اکثریت حاصل کی۔ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے میر ظفر اللہ خان جمالی کو وزیرِ اعظم منتخب کیا گیا۔ میر ظفر اللہ خان جمالی کی حکومت بھی محض ڈیڑھ برس چل سکی اور اُنھوں نے اپنی سیاسی پارٹی کے فیصلے کے مطابق استعفٰی دے دیا۔ اُن کی جگہ عبوری مدت کے لیے چودھری شجاعت حسین وزیرِ اعظم بنے۔ چودھری شجاعت حسین نے وزیرِ اعظم کی حیثیت سے حلف اُٹھاتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ صرف عبوری دور کے لیے وزیرِ اعظم بنے ہیں اور مستقبل کے وزیرِ اعظم ان کے وزیرِ خزانہ شوکت عزیز ہوں گے۔ شوکت عزیز ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے کے بعد وزیرِ اعظم بنے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
>
> میر ظفر اللہ خاں جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیرِ اعظم ہیں جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیرِ اعظم بنے۔

(vi) سیّد یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت 2008-12ء
(Syed Yousaf Raza Gillani's Era 2008-12)

سیّد یوسف رضا گیلانی

2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور سیّد یوسف رضا گیلانی وزیرِ اعظم بنے۔ وہ 2012ء تک وزارتِ عظمٰی کے عہدے پر فائز رہے۔ اس دور کی اہم اِصلاحات درج ذیل ہیں:۔

صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms)

صنعتی ترقّی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے، لیکن بجلی اور گیس کا شدید بحران رہا۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

کسان دوست اقدامات میں دس ہزار چھوٹے کاشت کاروں کو رعایتی ٹریکٹرز کی فراہمی، اجناس کی امدادی قیمتوں میں اضافہ اور دیگر اقدامات کیے گئے۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

حکومت نے نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (National Commission for Human Development) کے ذریعے سے بالغ افراد کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے تعلیمِ بالغاں پروگرام شروع کیا گیا۔ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تباہ شدہ تعلیمی اداروں کی تعمیرِ نو کے لیے اقدامات کیے گئے۔

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو صحّت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہسپتالوں میں ڈاکٹر، نرسیں اور دیگر میڈیکل سٹاف بھرتی کیا گیا اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا۔

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

اس دور کے اہم اقدامات میں ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وسیلۂ حق پروگرام، خواتین کی ترقّی و تحفظ اور خواتین کے لیے سرکاری ملازمتوں میں دس فی صد کوٹہ مختص کرنا، جیسے اقدامات شامل تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سیّد یوسف رضا گیلانی کو پاکستان کی تاریخ میں اب تک سب سے طویل مدت کے لیے وزیرِ اعظم رہنے کا اعزاز ہے۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

خواتین کی ترقّی و تحفظ کے حوالے سے گھریلو تشدد اور دفاتر میں خواتین کو ہراساں کرنے پر سزا کے قوانین کی منظوری اور غربت کو کم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

آئینی اِصلاحات (Constitutional Reforms)

سیّد یوسف رضا گیلانی کے دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں:۔

اٹھارھویں ترمیم 2010ء

اٹھارھویں آئینی ترمیم 2010ء میں منظور ہوئی، جس کے ذریعے سے صوبہ سرحد کا نام بدل کر خیبر پختونخوا رکھ دیا گیا۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان کنکرنٹ لسٹ (Concurrent List) کو ختم کر دیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے تقرر کے لیے جوڈیشل کمیشن آف پاکستان (Judicial Commission of Pakistan) اور ایک پارلیمانی کمیٹی (Parliamentary Committee) بنائی گئی۔

اُنیسویں ترمیم 2010ء

اس ترمیم کے منظور ہونے کے بعد جوڈیشل کمیشن کے ارکان کی تعداد سات (7) سے بڑھ کر نو (9) ہو گئی۔

بیسویں ترمیم 2012ء

اس ترمیم کے تحت سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے 28 ممبران کے ضمنی انتخابات کو قانونی تحفظ فراہم کرنا تھا۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

دہشت گردی کے خلاف جنگ کامیابی سے جاری رہی، آغازِ حقوقِ بلوچستان کے تحت صوبہ بلوچستان کو جائز حقوق دیے گئے۔ گلگت بلتستان کی داخلی خودمختاری سمیت متعدد انتظامی اقدامات کیے گئے۔

حکومت کا خاتمہ

19 جون 2012ء کو توہینِ عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سیّد یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد راجا پرویز اشرف 2013ء تک وزیرِ اعظم رہے۔

عمران خان

پاکستان کے عام انتخابات، 2018ء

قومی اسمبلی اور چار صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے۔ ان عام انتخابات میں عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی۔ ٹی۔ آئی) نے برتری حاصل کی اور عمران خان پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔ پاکستان تحریکِ انصاف وفاق کے علاوہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں بھی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی۔ اس حکومت نے متعدد اِصلاحات کا آغاز کیا۔

صنعتی اصلاحات (Industrial Reforms)

توانائی کے مسئلے کی وجہ سے صنعتیں بحران کا شکار تھیں۔ ان کی ترقّی کے لیے بجلی، گیس اور تیل کی قیمتوں کو کنٹرول کیا گیا۔ مستقل بنیادوں پر صارفین کو سستی بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت نے بجلی پیدا کرنے والے خودمختار اداروں کے ساتھ بنیادی معاہدے پر نظرِ ثانی کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔

زرعی اِصلاحات (Agricultural Reforms)

کاشت کاروں کو زراعت کی ترقّی کے لیے قرضے دیے گئے۔ کھیتوں سے تجارتی منڈیوں تک پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔

تعلیمی اِصلاحات (Educational Reforms)

ایک سکول میں تعلیمی سرگرمی کا منظر

تعلیم کی ترقّی کے لیے ایک قوم ایک نصاب کے اصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا، جس میں پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب جب کہ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔ یہ نیا نصاب بچوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حُب الوطنی کو فروغ دے گا۔ یہ روایتی رَٹّا سسٹم کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ طلبہ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

Web version of PCTB not for sale

صحّت سے متعلق اصلاحات (Health Reforms)

لوگوں کو علاج معالجے کے لیے صحّت سہولت پروگرام کے تحت صحّت انصاف کارڈ کا اجرا کیا گیا ہے، جس کے تحت غریب اور نادار افراد کو ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت لاکھوں خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔

صحت انصاف کارڈ

معاشی اِصلاحات (Economic Reforms)

پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے ملک کے غریب طبقے کی خوش حالی، نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے اور خواتین کو مساوی مواقع فراہم کرنے اور انھیں بااختیار بنانے کے علاوہ ملک کی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے متعدد منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا۔ وزیرِاعظم عمران خان نے جن منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا، ان میں دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر، احساس پروگرام، نوجوان ہنرمند پروگرام، نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام، پلانٹ فار پاکستان (10 بلین ٹری پروگرام)، احساس سیلانی لنگر، پناہ گاہیں، ڈیجیٹل پاکستان وژن سمیت کئی دیگر منصوبے شامل ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

4 جولائی 2018 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیتے ہوئے چیئرمین واپڈا کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔

معاشرتی اِصلاحات (Social Reforms)

بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز یا پناہ گاہیں قائم کی گئیں، تاکہ غریبوں، ضرورت مندوں اور مسافروں کو رہائش کے ساتھ ساتھ مفت کھانا بھی فراہم کیا جا سکے۔

انتظامی اِصلاحات (Administrative Reforms)

چین، ملائیشیا، ترکی، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک کے شہریوں کو ویزا آن ارائیول (Visa on arrival) یعنی پاکستان پہنچنے پر ان کو فوراً ویزا دینے کی سہولت فراہم کی۔ پاکستان تحریکِ انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں بھی خاطر خواہ اقدامات کیے اور اس حوالے سے پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت نیشنل کوآرڈی نیشن بورڈ تشکیل دیا گیا، تاکہ ملک میں سیاحت کو فروغ حاصل ہو۔

Web version of PCTB Not for sale

کیا آپ جانتے ہیں؟

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی 33 نشستیں ہیں، جن میں سے 24 پر براہِ راست انتخابات منعقد ہوتے ہیں جب کہ 6 نشستیں خواتین اور 3 نشستیں ٹیکنوکریٹس کے لیے مخصوص ہیں۔

دستورِ پاکستان 1973ء
(Constitution of Pakistan 1973)

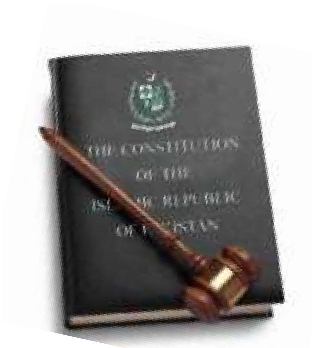

دستورِ اسلامی جمہوریہ پاکستان

ذوالفقار علی بھٹو نے دستورِ پاکستان کی تیاری کے لیے تمام بڑی سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرتے ہوئے 25-ارا کین پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے دستور کی تیاری کے عمل کو آگے بڑھایا۔ دستور کی تیاری میں خصوصی طور پر حزبِ اختلاف کی سوچ اور تجاویز کو جگہ دی گئی۔ دستوری کمیٹی کی رپورٹ پر اسمبلی میں بحث مباحثہ ہوا، جس کی روشنی میں چند مزید تجاویز شامل کی گئیں، اس طرح دستور سازی کا کام مکمل ہوا۔ 14- اگست 1973ء سے اسے باقاعدہ طور پر نافذ کر دیا گیا۔

اہم نِکات

دستورِ پاکستان 1973ء کے چند اہم نِکات درج ذیل ہیں:

(i) دستور اسلامی نوعیت کا ہے۔ کوئی قانون اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا۔

(ii) ملک میں وفاقی نظام قائم کیا گیا۔ پاکستان چار صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا)، بلوچستان اور وفاقی علاقوں پر مشتمل ایک وفاقی ریاست ہوگا۔

(iii) مرکز اور صوبوں میں اختیارات تقسیم کر کے صوبائی خودمختاری کا مسئلہ حل کیا گیا۔

(iv) دستور کے تحت ملک میں دو ایوانی مقننہ قائم کی گئی۔ ایوانِ بالا کا نام سینیٹ جب کہ ایوانِ زیریں کا نام قومی اسمبلی رکھا گیا۔

(v) صوبوں میں صوبائی اسمبلیاں قائم کی گئیں۔

(vi) دستور کے تحت آزاد اور خودمختار عدلیہ قائم کی گئی۔ مرکز میں سپریم کورٹ (عدالتِ عظمیٰ) جب کہ چاروں صوبوں میں چار ہائی کورٹس (عدالت ہائے عالیہ) قائم کی گئیں۔

(vii) ملک میں پارلیمانی نظام قائم کیا گیا۔ صدرِ مملکت ریاست کا سربراہ، جب کہ وزیرِ اعظم حکومت کا سربراہ ہوگا۔

(viii) قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت ہی وفاقی حکومت بنائے گی۔

(ix) صدر اور وزیرِ اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا۔

(x) بنیادی انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

Web version of PCTB Not for Sale